فرش، قالین اور لکڑی کے احکام

ہندو کی بنائی ہوئی صفوں کو نماز پڑھنے کے لئے دھونا ضروری ہے یا نہیں:

سوال: تکلہ کی نئی صفوں کو دھو کر نماز پڑھنا چاہئے، یا بغیر دھوئے؟ کیونکہ یہ صفیں اکثر ہندو کہار ہمارے یہاں پر بناتے ہیں، اور پانی ناپاک لگاتے ہیں، جس برتن میں کہ یہ لوگ تکلہ بھگوتے ہیں، اس میں اکثر کتے پانی پی لیتے ہیں، غرض کہ احتیاط نہیں کر سکتے۔

الجواب

اگر ناپاک ہونا یقین سے معلوم ہو جاوے، تب تو دھونا ضروری ہے، اور اگر شبہ ہو، تو احتیاطاً دھو لینا بہتر ہے۔

كما في الدرالمختار: (فرع) مايخرج من دارالحرب كسنجاب إن علم دبغه بطاهر فطاهر، أو بنجس فنجس، وإن شك فغسله أفضل. وفي الشامي: ونقل في القنية: أن الجلود التي تدبغ في بلدنا ولايغسل مذبحها، ولاتتوقى النجاسات في دبغها ويلقونها على الأرض النجسة ولايغسلونها بعد تمام الدبغ فهي طاهرة، ويجوز اتخاذ الخفاف والمكاعب و غلاف الكتب والمشط والقراب والدلاء رطباً ويابساً، آه. أقول: ولايخفٰى أن هذا عند الشك و عدم العلم بنجاستها. (ج۱ص۲۱۲)(۱)

اور قنیہ کی عبارت سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ کسی جگہ عام دستور ہونے سے یقین نجاست کا نہیں ہوتا، بلکہ یقین کی صورت یہ ہے کہ کسی خاص چٹائی میں ناپاک پانی لگنا معلوم ہو جاوے۔ واللہ اعلم

احقر عبدالکریم۔ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ (امداد الاحکام جلد اول، ص: ۳۹۹)

بوریہ وغیرہ جو چمار بناتے ہیں، ان پر نماز کا حکم:

سوال: فی زمانہ جو صف، بوریہ، چٹائی وغیرہ یہاں کے چمار تیار کرتے ہیں، بلا پاک کئے ان پر نماز جائز ہے یا نہیں؟

(۱) باب المياه، مطلب في أحكام الدباغة، انيس

الجواب

وہ بوریہ اور صف پاک ہیں، نماز ان پر جائز ہے، کچھ وہم نہ کرنا چاہئے۔
لأن اليقين لايزول بالشك. (۱) واللہ تعالیٰ اعلم (عزیز الفتاویٰ:۱۹۳/۱)

ہندو خاکروب کی دھوئی ہوئی جگہ پر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: صدرِ مملکت پاکستان نے جیسا کہ حکم صادر کیا ہے، کہ تمام سرکاری دفاتر میں نماز ادا کی جائے، ہمارے یہاں ہندو خاکروب ہیں، اس سے ہم وہ جگہ جو ہم نے نماز کے لئے تجویز کی ہے، پانی سے دھلانا چاہتے ہیں، اگر وہ ہندو خاکروب اپنے ہاتھ پاؤں دھوکر اس جگہ کی دھلائی کرے، تو اس جگہ پر نماز پڑھنا درست ہے؟

الجواب

مذکورہ ہندو خاکروب اپنے ہاتھ پاؤں دھوکر اگر زمین کو دھوئے، اور اگر جھاڑو استعمال کرے اور وہ پاک ہو، تو اس جگہ نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ واللہ سبحانہ اعلم
احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ، ۱۳/۱/۱۳۹۹ھ (فتویٰ نمبر ۱۱۴/۱۳۰ الف) (فتاویٰ عثمانی: ج ۱ص ۳۶۱)

کیا مہتر کے پوچھا لگانے سے فرش ناپاک ہوجائے گا:

سوال: ایک نرسنگ ہوم ایسا ہے جس میں صرف زچہ بچہ کا کام ہوتا ہے، تو پھر اس کمرے میں جس میں زچہ بچہ ہیں، سبھی قسم کے لوگ ملنے آتے ہیں، اور ڈاکٹر کے علاوہ نرسیں بھی آتی رہتی ہیں، اور صفائی پونچھا کرنے کے لئے مہتر بھی آتے ہیں اور پونچھا کا کپڑا ہوگا وہی جس سے پورے نرسنگ ہوم میں لگاتی ہیں، وہاں بھی اسی سے صفائی کرتے ہیں، تو دریافت طلب یہ ہے کہ مذکورہ کمرہ میں فرش پر نماز پڑھنی چاہئے یا نہیں، اور کمرہ بھی اتنا چھوٹا ہے کہ کوئی جگہ ایسی نہیں ہے کہ جس جگہ لوگوں کے جوتے چپل نہ پڑے ہوں، تو پھر اس طرح کے کمرے میں وہ عورتیں نماز پڑھ سکتی ہیں جو اس کے ساتھ میں ہیں، یا وہ نماز قضا کرتی رہیں بعد میں گھر آکر پڑھیں؟

ھو المصوب

صورت مسئولہ میں کوئی پاک کپڑا وغیرہ بچھا کر نماز کے اوقات میں نمازیں پڑھی جائیں، قضا نہ کی جائے، اگر کپڑا نہ ہو، تو زمین کے خشک ہونے کے بعد اس پر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ (۲)

(۱) الأشباه و النظائر: القاعدة الثالثة، انيس

(۲) و (تطهر) أرض بيبسها وذهاب أثرها كلون لصلوٰة لا لتيمم و آجر مفروش وخص وشجر و كلأ قائمين في أرض كذلك. الخ و كذا كل ما كان ثابتًا فيها لأخذه حكمها باتصاله بها فالمنفصل يغسل لاغير، إلاحجرًا خشنا كرحى فكأرض. (تنوير الأبصار مع الدر المختار، باب الأنجاس، انيس)

یہ اسی صورت میں ہے جب کہ فرش کے نجس ہونے کا یقین ہو۔ فقط

تحریر: مسعود حسن حسنی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۸۳/۱و۲۸۴)

بارش میں جوتوں کی مٹی فرش مسجد پر بہہ جائے، تو کیا حکم ہے:

سوال: ایک روز جمعہ کے دن جس وقت جامع مسجد میں جماعت کھڑی ہوئی تو بارش ہونے لگی، لوگوں نے جوتے فرش مسجد پر رکھے تھے، مسجد کے فرش پر جوتوں کا پانی بہا۔ جب بارش بند ہوئی تو لوگ چلے گئے، پھر شام تک بارش نہیں ہوئی۔ اگر پانی بہہ جاتا تو فرش پاک ہو جاتا، اس درمیان میں لوگوں نے عصر و مغرب کی نماز اسی مسجد میں پڑھی اور فرش تر تھا، وضو کر کے اس فرش تر پر پیر رکھے اور پھر مسجد کی صفوں و بوریوں پر پیر رکھے۔ آیا وہ صف اور بوریے پاک ہیں یا نہیں؟

الجواب

وہ صفیں اور بوریے پاک ہیں۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۴۷/۱)

مسجد کا فرش کیسے پاک کیا جائے:

سوال: مقتدی سے حالت نماز میں دست ہو گیا، فرش اور جانماز خراب ہو گئی، فرش اگر بھیگا ہے، تو کیا فرش کو توڑ کر دوسرا فرش بنایا جائے اور جانماز کو دھونے سے کام چل جائے گا یا اسے پھینک دیا جائے؟

هو المصوب

جائے نماز کو تین مرتبہ دھو کر نچوڑ دیں وہ مصلیٰ پاک ہو جائے گا، نیز فرش پر تین بار پانی بہا دینے سے فرش بھی پاک ہو جائے گا، توڑ کر نیا فرش بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۸۴/۱)

پختہ فرش پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: ایک سال سے زائد عمر کا بچہ، پختہ مکان کے پختہ فرش پر پیشاب کر دے، تو عام زمین کی طرح خشک ہونے سے پاک ہو جائے گا، یا پوچھا لگانے سے پاک ہوگا، یا پانی بہانا ضروری ہے؟

---

(۱) الیقین لایزول بالشک. (الأشباه والنظائر: القاعدة الثالثة، ظفیر)

(۲) (و) حکم (آجر) ونحوه کلبن (مفروش وخص وشجر وکلأ قائمین فی أرض کذلک) أی فیطهر بجفاف، وکذا کل ما کان ثابتاً فیها لأخذه حکمها باتصاله بها فالمنفصل یغسل لا غیر. (الدر المختار مع رد المحتار، باب الأنجاس: ۵۱۳/۱)

هو المصوب

پختہ فرش جبکہ اس کے اندر رقیق مادہ کو جذب کرنے کی صلاحیت ہو، عام زمین کی طرح خشک ہونے پر پاک ہوجائے گا۔(۱)

اور اگر سیمنٹ کا پلاسٹر کیا ہوا چکنا فرش ہے، جس میں جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہے، تو اس کا دھونا لازمی ہے۔

(قوله: إلا حجرًا اخشنًا. الخ): في الخانية مانصه: الحجر إذا أصابته النجاسة إن كان حجرًا يتشرب النجاسة كحجر الرحى يكون يبسه طهارة، وإن كان لايتشرب لايطهر إلا بالغسل......آه، الخ. فقلنا: إذا كان خشناً فهو في حكم الأرض لأنه لايتشرب النجاسة، وإن كان أملس فهو في حكم غيرها، لأنه لايتشرب النجاسة، والله أعلم. (ردالحتار، باب الأنجاس: ۵۱۳/۱و۵۱۴)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۲۸۴/۱و۲۸۵)

اگر بچہ کچے یا پکے فرش پر پیشاب کردے، تو وہ جگہ کس طرح پاک ہوگی:

سوال: فرش پختہ یا خام پر یعنی زمین یا مسجد میں اگر لڑکا پیشاب کردے، تو بعد خشک ہونے کے بدون دھوئے پیشاب کی وہ جگہ پاک ہوجاتی ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر خشک ہوکر اثر باقی نہ رہے، اعنی دھبہ پیشاب کا بھی نہ رہے، تو پاک ہوجاتی ہے، (۲) خواہ فرش پختہ ہو یا خام زمین ہو۔ فقط۔ بدست خاص، سوال: ۱۱۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۳۴)

مٹی کے مکانوں کو پیشاب سے پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: بچے مٹی کے گھر میں بار بار پیشاب کرتے ہیں، اس مکان کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامدًا و مصلياً

جب وہ زمین سوکھ جائے گی، اس پر نماز پڑھنا درست ہوجائے گا۔ (۳)

اس پر بوریہ بچھا کر نماز پڑھی جائے، تو شبہ بھی باقی نہیں رہے گا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ محمودیہ: ۲۸۵/۵، ۲۸۶)

(۱۔۲) عن أبي جعفر قال: زكاة الأرض يبسها. (مصنف ابن أبي شيبة، ۱۷، في الرجل يطأ الموضع القذر يطأ بعده ما هو أنظف، ج اول ص ۵۹، نمبر ۶۲۴، انیس)

(۳) "(و) تطهر (أرض) بخلاف نحو بساط (بيبسها) أي جفافها ولو بريح (وذهاب أثرها كلون) وريح (ل) أجل (صلاة) عليها (لا لتيمم) بها". (الدر المختار، باب الأنجاس: ۳۱۱/۱، سعید)

فرش خشک ہو جانے سے پاک ہوتا ہے یا نہیں:

سوال: پختہ صحن میں اکثر بچے پیشاب کرتے ہیں، تو سوکھنے کے بعد اگر اس صحن پر نماز ادا کرلیں، تو نماز ہوگی یا نہیں؟ جبکہ پیشاب کے نشان نظر نہ آتے ہوں۔ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

جب فرش خشک ہو جائے اور اس پر نجاست کا اثر اور بد بو نہ رہے، تو اس پر نماز درست ہے، مگر تیمّم صحیح نہیں ہے۔(۱)

قال في التنوير: و(تطهر)أرض بيبسها و ذهاب أثرها كلون لصلوٰة لا لتيمم و آجر مفروش وخص وشجر و كلأ قائمين في أرض كذلك.

وفي الشرح و كذا كل ما كان ثابتًا فيها لأخذه حكمها باتصاله بها فالمنفصل يغسل لاغير، إلاحجرًا خشنًا كرحى فكأرض. (رد المحتار:۱/۲۸۶)(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۱۸؍شعبان ۸۷ھ (احسن الفتاویٰ:۲/۸۸۔۸۹)

کیا ناپاک زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے:

سوال: ایک ایسی زمین پر جو چونے سے بنائی گئی ہو، اور بچے اس پر پیشاب پاخانہ بھی کر دیتے ہیں اور اسے صاف بھی کر دیا جاتا ہے، لیکن پاک نہیں کیا جاتا، کیا ایسی زمین سوکھ جانے کے بعد پاک ہو جاتی ہے؟ اور اگر اس پر شہد گر جائے، تو وہ شہد پاک ہوگا یا ناپاک ہو جائے گا؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلياً

جو زمین پختہ ہو، چونے سے بنائی گئی ہو، اس پر بچہ نے پیشاب کر دیا ہو وہ ناپاک ہوگئی، پھر جب اس کو صاف کر دیا گیا اور وہ خشک ہوگئی، پیشاب پاخانہ کا اس پر اثر موجود نہیں رہا، تو وہ پاک ہوگئی۔(۳)

---

(۱) عن أبي قلابة قال: إذا جفت الأرض فقد زكت. (مصنف ابن أبي شيبة:۲۷، من قال:إذا كانت جافة فهو زكاتها: ج اول،ص۵۹،نمبر۶۲۵،انیس)

(۲) تنویر الابصار مع الدر المختار ورد المحتار، باب الأنجاس، اور شرح سے مراد ''الدر المختار'' ہے۔انیس

(۳) قال العلامة الحصكفيؒ: ''(و) تطهر (أرض)......(بيبسها) أي جفافها ولو بريح (وذهاب أثرها كلون) وريح (لـ)أجل (صلاة)عليها الخ''. (الدر المختار، باب الأنجاس:۱/۳۱۱، سعيد، وكذا في الفتاوىٰ العالمكيرية، الفصل الأول في تطهير الأنجاس:۱/۴۳، رشیدیہ)

مختلف صحابہ کرامؓ سے بھی اس طرح کے واقعات منقول ہیں کہ زمین کا سوکھ جانا ہی زمین کا پاک ہونا ہے۔(مصنف ابن أبي شيبة ۲۷ من قال إذا كانت جافة فهو زكاتها، ج اول،ص۵۹،نمبر۶۲۵)

==

اس پر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱) اس پر جو شہد گر گیا اور اس میں کوئی اثر نجاست کا ظاہر نہیں ہوا، تو وہ بھی پاک ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دار العلوم دیو بند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۸۴/۵)

ناپاک زمین پر پانی جاری کرنے سے، زمین پاک ہوگی یا نہیں:

سوال: نجس زمین پر اگر پاک پانی زیادہ بہادیا جاوے، تو زمین پاک ہوجاوے گی یا نہیں؟

الجواب

زمین پاک ہوگئی اور پانی بھی پاک ہے۔

کما فی الشامی عن الذخیرة: إذا صب علیها الماء فجری قدر ذراع طهرت الأرض، والماء طاهر بمنزلة الماء الجاری. (۲) واللّٰه تعالیٰ أعلم (عزیز الفتاویٰ: ۱۸۷/۱)

ناپاک پختہ فرش پر پانی بہادیا جائے تو پاک ہوگا یا نہیں:

سوال: پختہ فرش جہاں سے پانی ڈھل جاتا ہے، اگر ناپاک ہوجاوے اور وہاں دو تین دفعہ پانی بہایا جاوے، تو وہ پاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟

الجواب

وہ پاک ہوجاتا ہے۔(۳) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۵۵/۱)

== رأیت الحسنؒ جالسًا علیٰ أثر بول جاف فقلت له فقال: إنه جافٍ. (مصنف ابن أبی شیبة ۲۷ من قال إذا کانت جافة فهو زکاتها، جلد اول، ص ۵۹، نمبر ۶۲۷، انیس)

(۱) "وإذا ذهب أثر النجاسة عن الأرض وقد جفت ولو بغیر الشمس علی الصحیح، طهرت وجازت الصلاة علیها، لقوله علیه السلام: " أیما أرض جفت فقد زکت، الخ". (مراقی الفلاح، باب الأنجاس، ص: ۱۶۴، قدیمی)

(۲) رد المحتار، باب الأنجاس، تحت قول الدر: وتطهر أرض الخ: ۳۱۱/۱، بیروت. انیس

(۳) (وکذا یطهر محل نجاسة) الخ (مرئیة) بعد جفاف کدم (بقلعها) أی بزوال عینها وأثرها ولو بمرة الخ (و) یطهر محل (غیرها) أی غیر مرئیة (بغلبة ظن غاسل)...... (طهارة محلها) بلا عدد به یفتیٰ، (وقدر) ذلک لموسوس (بغسل وعصر ثلاثًا)...... (فیما ینعصر) الخ (و)...... (بتثلیث جفاف) أی انقطاع تقاطر (فی غیره) أی غیر منعصر. (الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس: ۳۰۲/۱، ظفیر)

یحیٰی بن سعید: دخل أعرابی المسجد فکشف عن فرجه لیبول فصاح الناس به حتی علا الصوت، فقال صلی اللّٰه علیه وسلم: اترکوه، فترکوه فبال، ثم أمر بدلو من ماء فصب علیٰ ذلک المکان. (جمع الفوائد، النجاسات: ۸۷، انیس)

بارش سے تر ہو کر زمین ناپاک نہیں ہوتی:

سوال: کسی جنگل کی زمین بارش کی وجہ سے تر ہوگئی، لہٰذا وہ جگہ پاک رہی یا ناپاک؟ ہم اس جگہ بغیر کپڑا بچھائے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

جب وہاں کوئی نجاست نہیں ہے، تو محض بارش سے تر ہوجانے سے اس کو نجس نہیں کہا جائے گا، بغیر بچھائے بھی وہاں نماز درست ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ (فتاویٰ محمودیہ: ۲۸۷/۵)

ناپاک زمین خشک ہونے کے بعد جب تر ہوجائے، تو ناپاک ہوگی یا نہیں:

سوال: زمین کی طہارت زمین کا خشک ہونا ہے، جب پھر تر ہوجائے تو یہ نجاست عود کر آتی ہے یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ

عود نہیں کرتی۔(۲) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۶۳/۱)

گوبر کو مٹی میں ملا کر زمین لیپنا جائز ہے، مگر:

سوال: ایک حصہ گوبر اور ایک حصہ مٹی یا دونوں ملا کر اس سے دیوار یا زمین کو لیپنا جائز ہے یا نہیں، پھر جب وہ زمین خشک ہوجائے تو اس پر بغیر مصلیٰ کے نماز درست ہے یا نہیں، اور ایسی دیوار یا زمین پر جو پانی گرے، اس کی چھینٹیں پاک ہیں یا ناپاک؟

الجواب ــــــــــــــــــــــــــ

جس گارے میں گوبر ملا ہے وہ نجس ہے، مگر زمین و دیوار اس سے لھیسنا درست ہے، پھر جب خشک ہووے تو اس پر

---

(۱) ”الأرض أو الشجر إذا أصابته النجاسة،فأصابه المطر ولم يبق لها أثر، يصير طاهرًا.......... كان ذلک بمنزلة الغسل“. (الفتاویٰ العالمكيرية، كتاب الطهارة،الفصل الأول فی تطهير النجاسة :۴۳/۱،رشيدية، وكذا فی رد المحتار: ۳۱۱/۱،باب الأنجاس، سعيد)

(۲) (و)تطهر(أرض)بخلاف نحو بساط(بيبسها)أی جفافها ولو بريح(وذهاب أثرها كلون)......(ل)أجل (صلوٰة)عليها(لا لتيمم)بها لأن المشروط لها الطهارة وله الطهورية الخ ثم هل يعود نجسًا ببله بعد فركه؟ المعتمد لا، وكذا كل ما حكم بطهارته بغير مائع(درمختار)أی كالدلک فی الخف والجفاف فی الأرض والدباغة الحكمية فی الجلد،الخ .(ردالمحتار، باب الأنجاس :۲۸۶/۱و۲۸۹،ظفير)

کسی شے کے بچھائے بغیر نماز نہیں ہووے گی، مگر جب گوبر کو مٹی کھا کر فنا کر دیوے کچھ اثر گوبر کا کسی طرح نہ رہے، اس وقت زمین، دیوار پاک ہو جاتی ہے، پھر اس زمین پر بدون پردہ نماز درست ہوتی ہے، اور یہی حال اس زمین، دیوار پر پانی گر کر جو چھینٹ اڑے کہ اگر اثر گوبر کا پانی میں پائے اگر کپڑے کو پانی لگا تو نجس ہے، اور جو خشک پر پانی پڑ کر فوراً چھینٹ اٹھے اور کچھ اثر گوبر کا اس میں نہیں تو پاک ہے۔ فقط

مجموعہ فرخ آباد، ص:۳۴، ۳۶۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۳۴-۱۳۵)

گوبر ملی ہوئی مٹی سے لیپے ہوئے مکان کی طہارت ونجاست کا حکم:

گوبر مٹی مخلوط سے مکان لھیسنا جائز ہے (مگر) مکان نجس ہوگا، اگر ثوب مسبول (لٹکا ہوا) اس پر پڑا اور اثر گوبر کا آیا تو ثوب بھی نجس ہو جائے گا، خشک کپڑا اگر تر پر رکھا اور محض نمی آئی تو نجس نہیں، اگر اجزا پانی کے آ گئے کہ دبانے سے ظاہر ہو جاویں، ہاتھ پر یا پارچہ پر، تو وہ بھی نجس ہوا۔ **کذافی کتب الفقه.**

فرخ آباد، ص:۲۱-۲۲۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ:۱۳۵)

گوبر سے لیپی ہوئی زمین کا حکم:

سوال: مکانوں میں گوبری لیپتے ہیں، اور اس میں گوبر ملاتے ہیں، تو اس غیر خشک زمین پر مصلیٰ یا چٹائی بچھا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟ ایسی گوبری کی ہوئی زمین خشک وتر کا حکم ایک ہے یا الگ الگ؟ گوبری شدہ خشک زمین پر بغیر کچھ بچھائے نماز پڑھ سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

خشک زمین میں کپڑا یا مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنا درست ہے، اگرچہ وہ ناپاک چیز سے لیپی گئی ہو، گوبر یا لید اگر تر ہے اور کپڑے یا مصلیٰ پر اس کا اثر دوسری جانب نہ آئے، تب بھی نماز درست ہو جائے گی۔ (۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود عفا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند، ۹۲/۶/۳ھ (فتاویٰ محمودیہ:۲۸۶/۵)

گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر تر کپڑا رکھنے سے پاکی ناپاکی کا حکم:

سوال: کیا گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر تر کپڑا رکھ دینے سے کپڑا ناپاک ہو جائے گا؟ (عبدالرحیم، سکندرآباد)

---

(۱) "ولا ینجس ثوب رطب بنشره علیٰ أرض نجسة ببول أو سرقین، لکنها یابسة، فتنّدت الأرض من الثوب الرطب، ولم یظهر أثرها فیه". (مراقی الفلاح ص:۱۶۴ باب الأنجاس، قدیمی وکذا فی فتاویٰ قاضی خان علیٰ هامش الفتاوی العالمکیریة:۲۴/۱، فی النجاسة التی تصیب الثوب، رشیدیة)

الجواب

اگر زمین خشک ہو جائے پھر اس پر تر کپڑا رکھ دیا جائے، تو اگر کپڑے پر نجاست کے اثرات ظاہر ہو جائیں، تب تو وہ ناپاک ہوں گے (۱) اور اگر نجاست کا اثر اس میں منتقل نہ ہوا ہو تو کپڑا پاک رہے گا۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

وإذا جعل السرقين في الطين، فطين به السقف فيبس فوضع عليه منديل مبلول لا يتنجس. (۲) فقط واللہ اعلم بالصواب (کتاب الفتاویٰ: ۸۵/۲)

اگر کپڑے کا ایک حصہ پاک ہے اور کچھ ناپاک، تو اس پر نماز پڑھنے کا حکم:

سوال: ایک کپڑے کا کچھ حصہ پاک ہے اور کچھ ناپاک، یا اس کے ایک سرے پر ناپاکی لگی ہوئی ہے اور دوسرا سرا پاک ہے، تو اس کپڑے پر ناپاکی کو بچا کر یا اس دوسرے پاک سرے پر نماز پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟ کپڑا خواہ بہت لمبا چوڑا ہو، جیسے جاجم (۳) اور فرش خواہ چھوٹا ہو، جیسے چادر یا نصف چادر؟

الجواب

نجاست کو بچا کر اس پر نماز پڑھنا جائز ہے، اور اس کو اوڑھ کر نماز پڑھنا درست نہیں۔ بدست خاص، ص: ۴

(باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص ۱۳۳)

اگر بوریہ یا فرش دبیز ہو اور اس کا ایک حصہ ناپاک ہو جائے، تو دوسرے رخ پر نماز کا حکم:

سوال: بوریہ کے نیچے کی جانب اگر ناپاکی لگ جاوے اور وہ تن دار ہو یا نہ ہو، مگر اوپر کی جانب کچھ اس کا اثر نہیں ہے، تو اس بوریہ پر نماز پڑھنا درست ہے یا نہیں؟

الجواب

اگر وہ بوریہ اور فرش اس قدر موٹا ہے کہ بیچ میں سے اس کی تقسیم ہو سکتی ہے، تو نماز دوسری جانب پر جائز ہے، ورنہ ناجائز۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ بدست خاص، ص: ۳۰۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ۱۳۴)

---

(۱) کیوں کہ گوبر ناپاک ہے، حدیث میں ہے:

إنه سمع عبد الله يقول: أتى النبي صلى الله عليه وسلم الغائط فأمرني أن آتيه بثلاثة أحجار فوجدت حجرين والتمست الثالث فلم أجد، فأخذت روثة فأتيته بها فأخذ الحجرين وألقى الروثة وقال: هذا ركس. (بخاری، باب لا يستنجى بروث، ص ۲۷، نمبر ۱۵۶/ ترمذی، باب ما جاء في الاستنجاء بالحجرين، ص ۱۰، نمبر ۱۷، انیس)

(۲) الفتاویٰ الهندية: ۴۷/۱۔

(۳) جاجم بکسر سوم، اردو میں بفتح سوم زبانوں پر ہے: چھپا ہوا فرش، ایک قسم کا کپڑا جس پر بیل بوٹے وغیرہ چھاپ کر فرش بناتے ہیں۔ (نور اللغات: ص ۲۶۴ ج ۲۔ نور)

نجس جگہ کو تحری سے پاک کیا جائے:

سوال: جب نجاست کا مقام یاد نہ رہے تو گمان غالب کر کے غور وخوض کر کے ایک جگہ دھوڈالنا کافی ہوگا یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

کافی ہوگا۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

حررہ العبد محمود غفرلہ، دارالعلوم دیوبند (فتاویٰ محمودیہ: ۲۵۶/۵)

نجس قالین پر گیلا پاؤں پڑ گیا:

سوال: اگر قالین پر کچھ نجاست پیشاب وغیرہ لگ کر خشک ہوگیا اور بعد میں اس جگہ پر گیلا پاؤں رکھ دیا تو کیا پاؤں پاک کئے بغیر نماز ہوجائے گی، اور جس جائے نماز وغیرہ پر ایسا گیلا پاؤں رکھا ہے، کیا وہ پاک ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اگر پاؤں اتنا گیلا ہو کہ اس سے قالین خوب تر ہوجائے، اور اس پر اتنی تری آجائے کہ اس پر کوئی دوسری چیز رکھی جائے، تو اس کو بھی لگ جائے، تو پاؤں ناپاک ہوجائے گا، پھر یہ پاؤں جائے نماز پر رکھا، اور اس پر تری نظر آنے لگی، تو جائے نماز بھی ناپاک ہوگئی اور اگر قالین اتنا زیادہ نہیں بھیگا تو پاؤں ناپاک نہیں ہوا۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۷/ذی قعدہ ۹۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۱۰۱/۲)

غیر مسلموں کو کرایہ پر دی گئی دریوں کا حکم:

سوال: مسلمان برادری کی پنچائت کے سامان کرایہ پر چلتے ہیں، جس کے منتظم مسلمان برادری کے اتفاق و رضامندی سے شہر غازی پور پختہ سرائے کے شوکت صاحب بنائے گئے ہیں، انہوں نے تمام دریاں جو عمدہ اور بہتر تھیں ایک ڈوم کو کسی تقریب میں کرایہ پر دے دی، جس میں سور کا گوشت اور شراب، ڈوم برادری کے لوگوں نے کھایا پیا اور سوناروں کے یہاں بھی مجلسوں میں یہ دریاں کرایہ پر جاتی ہیں، جس پر وہ لوگ بھی حسب شوق، اکل وشرب کرتے ہیں، کیا وہ دریاں نجس ہیں یا پاک؟ اب تک اسی طرح بغیر دھلی ہوئی جملہ ظروف دیگ وغیرہ کے اوپر رکھی جاتی ہیں، کیا وہ ظروف نیاز و فاتحہ کے موقع پر اور محفل میلاد اور عرس مبارک میں قرآن خوانی کے واسطے اور اہل دین کے پاک جلسوں اور تقریبوں کے لائق ہیں۔ جب اصل بات کا پتہ چلا، تو اعتراض کیا گیا، اس پر شوکت صاحب اور چند اراکین تنظیم نے جواب دیا کہ جب کرایہ پر سامان چلتے ہیں، تو سب کے یہاں دیئے جائیں گے، یہ ہمارا رول ہے؟

(۱) ”إذا تنجس طرف من أطراف الثوب ونسيه، فغسل طرفًا من أطراف الثوب من غير تحر، حكم بطهارة الثوب، هو المختار. (خلاصة الفتاویٰ، الفصل السادس فی غسل الثوب والدهن: ۴۰/۱)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ و باللّٰہ التوفیق

شریعت میں شک وشبہ کا کوئی اعتبار نہیں، اگر آپ حضرات نے دریوں پر سور کا گوشت یا کوئی نجس چیز گرتے دیکھا ہو، تو بیشک ناپاک ہے۔(۱)

اور اسے قرآن خوانی وغیرہ میں بغیر پاک کئے نہیں لے جانا چاہیے، اور اگر صرف شک ہے کہ ایسا ہوا ہوگا، تو صرف شک پر شرعی احکام نافذ نہیں ہوا کرتے۔(۲)

نوٹ: جب یہ انجمن آپ کی عام ہے، تو چاہیے کہ غیر مسلموں کے لیے الگ سامان کرایہ پر دینے کے لیے رکھا جائے، یہی بہتر ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

عبداللہ خالد مظاہری، ۱۴۰۲/۶/۵ھ (فتاویٰ امارت شرعیہ:۲/۹۵-۹۶)

مسجد کی دری یا ٹاٹ کو کس طرح پاک کیا جائے:

سوال: مسجد کی جانماز دری کی یا ٹاٹ کی جو نچڑ نہ سکے ناپاک ہوگئی۔ وہ کس طرح پاک ہو سکتی ہے؟

(المستفتی:۲۲۹۵، عبدالحکیم (نارنول) ۶/ ربیع الثانی ۱۳۵۷ھ مطابق ۶/ جون ۱۹۳۸ء)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــــــــــ

دری یا ٹاٹ کو دھو کر ڈال دو۔ جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو دوسری بار دھوؤ اور پھر جب پانی ٹپکنا بند ہو جائے تو تیسری بار دھوؤ، پاک ہو جائے گی۔(۳) محمد کفایت اللہ کان اللہ لہ (کفایت المفتی:۲/۲۹۲)

فرش اور قالین پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: مسجد کے فرش پر کوئی بچہ پیشاب کردے یا کسی دوسری طرح فرش مسجد ناپاک ہو جائے، تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے؟ اسی طرح مسجد میں یا مسجد کے باہر کوئی بڑی دری یا قالین ناپاک ہو جائے، تو اس کو کس طرح پاک کیا جائے؟ بینوا توجروا۔

---

(۱) الدر المختار علیٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس:۱/۵۱۰-۵۱۱

(۲) الیقین لایزول بالشک.(الأشباه والنظائر: ص۱۰۰)

(۳) ...فی البدائع: إن المتنجس إما أن لایتشرب فیه أجزاء النجاسة أصلاً کالأواني المتخذة من الحجر والنحاس والخزف العتیق أو یتشرب فیه قلیلاً کالبدن والخف والنعل أو یتشرب کثیرًا الخ، أما في الثالث فإن کان مما یمکن عصره کالثیاب فطهارته بالغسل والعصر إلیٰ زوال المرئیة وفي غیرها بتثلیثهما، وإن کان مما لاینعصر کالحصیر المتخذ من البردی ونحوه إن علم أنه لم یتشرب فیه بل أصاب ظاهره یطهر بإزالة العین أو بالغسل ثلاثًا بلا عصر وإن علم تشربه کالخزف الجدید والجلد المدبوغ بدهن نجس والحنطة المنتفخة بالنجس فعند محمدؒ لایطهر أبدًا، وعند أبي یوسفؒ ینقع في الماء ثلاثًا ویجفف کل مرة والأول أقیس والثاني أوسع، آه، وبه یفتیٰ، درر. (رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب في حکم الوشم:۱/۳۰۷، انیس)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

فرش خشک ہوجانے سے پاک ہوجاتا ہے۔مگر مسجد کی تطہیر میں حتی الامکان جلدی کرنی چاہیئے، اس لئے فرش کو دھوکر پاک کیا جائے۔تین بار دھوڈالنا کافی ہے۔قالین وغیرہ بھی تین دفعہ دھونے سے پاک ہوجائے گا، اس طرح کہ ہر مرتبہ تقاطر موقوف ہوجائے، اگر نچوڑنا دشوار ہو، اور اگر نچوڑنا دشوار نہ ہو تو تین بار نچوڑنا بھی ضروری ہے، یہ تفصیل اس وقت ہے جب کہ کسی برتن یا چھوٹے حوض میں ڈال کر دھویا جائے، اور اگر اوپر سے پانی ڈالا یا بہتے پانی میں ڈال دیا تو نہ تثلیث شرط ہے اور نہ عصر، بلکہ یوں اندازہ لگایا جائے گا کہ اگر برتن میں پانی بھر کر اس میں کپڑا ڈالا جاتا تو جتنے پانی میں کپڑا ڈوب جاتا اس سے تین گنا پانی بہادینے سے کپڑا پاک ہوجائے گا۔

قال فی التنویر: و قدر بغسل و عصر ثلاثًا فیما ینعصر و بتثلیث جفاف أی انقطاع تقاطر فی غیره، وقال فی الدر المختار: وهذا كله إذا غسل فی إجانة أما لو غسل فی غدیر أو صب علیه ماءً كثیرًا و جری علیه الماء طهر مطلقًا بلا شرط عصر و تجفیف و تكرار غمس هو المختار، وفی الشامیة: (قوله أو صب علیه ماءً كثیرًا) أی بحیث یخرج الماء ویخلفه غیره ثلاثًا لأن الجریان بمنزلة التكرار والعصر هو الصحیح، سراج. (رد المحتار: ۳۰۸/۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

۲۹/ ذی قعدہ ۸۸ھ (احسن الفتاویٰ: ۹۲/۲)

قالین کیسے پاک کی جائے:

سوال: ایسا قالین جسے زمین کے ساتھ چسپاں کر دیا گیا ہو، اب اسے اٹھایا نہیں جاسکتا، اس کو پاک کرنے کا کیا طریقہ ہوگا؟ (سید مجیب الدین، گلبرگہ)

الجواب ــــــــــــــــــــــــــــ

ایسی چیزیں کہ جن کو نچوڑنا ممکن نہ ہو، ان کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اگر نجاست ظاہری سطح پر لگی ہے، تو نجاست کو دور کر دینا یا اسے تین بار صرف دھودینا کافی ہے اور اگر نجاست اس کے اندر خوب جذب ہوگئی ہو، تو اسے تین بار اس طرح دھویا جائے کہ ہر بار دھونے کے بعد خشک ہوجائے، خشک ہونے سے مراد یہ ہے کہ اب اگر اس پر ہاتھ رکھا جائے، تو ہاتھ بھیگنے نہ پائے۔

وإن كان مما لا ینعصر كالحصیر المتخذ من البردی ونحوه إن علم أنه لم یتشرب فیه بل أصاب ظاهره یطهر بإزالة العین أو بالغسل ثلاثًا بلا عصر و أن علم تشربه ...وعند أبی یوسفؒ ینقع فی الماء ثلاثًا و یجفف كل مرة...وبه یفتی. (۱) فقط واللہ اعلم بالصواب (کتاب الفتاویٰ: ۸۰/۲-۸۱)

---

(۱) رد المحتار: ۳۳۲/۱

چٹائی پر لگے ہوئے پاخانہ کو پاک کرنے کا طریقہ:

سوال: ایک چٹائی پر بچے نے پاخانہ کر دیا، وہ پاخانہ خشک ہو گیا، وہ چٹائی پاک ہوئی یا نہیں؟

الجواب ــــــــــــــــــ حامدًا و مصلیاً

چٹائی پاک ہو جائے گی، لیکن دلک (رگڑنا) ضروری ہے، البتہ اس کے بعد اس کو دھو دینا چاہیئے۔

''حصير أصابته نجاسة فإن كانت النجاسة يابسة لابد من الدلك حتى تلين''. (كما فى العالمگيرية: ۴۳/۱) فقط واللہ اعلم

حررہ العبد حبیب اللہ القاسمی (حبیب الفتاویٰ: ۴۰/۴)

بورے کی طہارت میں تین دفعہ خشک کرنے کی شرط ضروری ہے یا نہیں:

سوال: بورے وغیرہ میں جو تین دفعہ خشک کرنا فقہا نے لکھا ہے، یہ ضروری ہے یا مستحسن؟

الجواب ــــــــــــــــــ

تثلیث جفاف سے مراد انقطاع تقاطر لیا ہے، اور ماء کثیر اور جاری میں مرّات کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ درمختار و شامی۔ (۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۳۶۴/۱)

ناپاک روغن سے رنگی ہوئی لکڑی کو کیسے پاک کیا جائے:

سوال: اگر ناپاک روغن دروازہ پر لگایا جائے، تو اوپر سے دھونے سے پاک ہو جائے گا یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب ــــــــــــــــــ باسم ملهم الصواب

اوپر کا حصہ پاک ہو جائے گا۔

قال ابن عابدين رحمه الله تعالىٰ: ولو موه الحديد بالماء النجس يموه بالطاهر ثلاثًا فيطهر خلافًا لمحمد، فعنده لايطهر أبدًا وهذا فى الحمل فى الصلوٰة، أما لو غسل ثلاثًا ثم قطع به نحو بطيخ أو وقع فى ماء قليل لاينجسه فالغسل يطهر ظاهره إجماعًا. (ردالمحتار: ۳۰۷/۱) (۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔ ۲۳ / صفر ۹۰ھ (احسن الفتاویٰ: ۹۴/۲)

---

(۱) (بتثليث جفاف) أى انقطاع تقاطر (الدر المختار علىٰ هامش ردالمحتار، باب الأنجاس: ۳۶۴/۱) (قوله انقطاع تقاطر): زاد القهستانى وذهاب النداوة، وفى التاتارخانية: حد التجفيف أن يصير بحال لاتبتلّ منه اليد، ولايشترط صيرورته يابسًا جدًا، آه، رد المحتار، باب الأنجاس، مطلب فى حكم الوشم: ۳۰۷/۱، ظفير)

(۲) باب الأنجاس، تحت قول الدر: مما يتشرب النجاسة، انيس

جو لکڑی پانی جذب کرلیتی ہے، اس کی پاکی کا کیا طریقہ ہے:

سوال: ایک تخت ایسی لکڑی کا بنا ہوا ہے کہ وہ پانی کو فوراً جذب کرلیتی ہے، اس پر شراب گرگئی اور جذب ہوگئی، اس کو دھونے سے بدبو نہیں جاتی، اس کو کس طرح پاک کریں؟

الجواب

دھونے سے پاک ہوجاتی ہے۔(۱) دھونے کے بعد جو بو باقی رہ جائے، اس کا اعتبار نہیں۔(۲) فقط

(فتاویٰ دارالعلوم: ۱/۳۶۸)

ناپاک تخت دھونے سے پاک ہوجائے گا:

سوال: ایک لکڑی کی چوکی ہے، اس پر کچھ سامان ایسے رکھے ہوئے ہیں، ان کو ہٹانا دشوار ہے، اس پر مرغیاں بیٹ کردیتی ہیں اور کبھی بچہ کا پیشاب بھی گرجاتا ہے، آدھے حصہ کو دھوکر نماز فرض ونفل پڑھتا ہوں، کیا درست ہے؟

ھو المصوب

صورت مسئولہ میں جتنے حصے میں آپ نماز پڑھتے ہیں، اس کے پاک ہونے سے نماز درست ہوجائے گی۔(۳)

تحریر: محمد طارق ندوی، تصویب: ناصر علی ندوی (فتاویٰ ندوۃ العلماء: ۱/۲۸۵و۲۸۶)

---

(۱) قال الشامی: (قوله مما يتشرب النجاسة): حاصله كما فى البدائع: أن المتنجس إماأن لايتشرب فيه أجزاء النجاسة أصلاً كالأوانى المتخذة من الحجر والنحاس والخزف العتيق أويتشرب فيه قليلاً كالبدن والخف والنعل أويتشرب كثيرًا، ففى الأول طهارته بزوال عين النجاسة المرئية أوبالعدد علىٰ مامر، وفى الثانى كذلك لأن الماء يستخرج ذلك القليل فيحكم بطهارته، وأمافى الثالث فإن كان مما يمكن عصره كالثياب فطهارته بالغسل والعصر إلىٰ زوال المرئية وفى غيرها بتثليثهما، وإن كان ممالاينعصر كالحصير المتخذ من البردى ونحوه إن علم أنه لم يتشرب فيه بل أصاب ظاهره يطهربإزالة العين أوبالغسل ثلاثًابلاعصر، وإن علم تشربه كالخزف الجديد والجلد المدبوغ بدهن نجس والحنطة المنتفخة بالنجس، فعند محمد لايطهر أبداً، وعندأبى يوسف رحمه الله ينقع فى الماء ثلاثًا و يجفف كل مرة و الأول أقيس، و الثانى أوسع ، آه ، و به يفتىٰ (درر) . (ردالمحتار، باب الأنجاس، تحت قول الدر: مما يتشرب النجاسة: ۱/۳۰۷، ظفير)

(۲) (ولايضربقاء أثر) كلون وريح(لازم)الخ. (الدر المختارعلىٰ صدررد المحتار، باب الأنجاس، قبيل مطلب فى حكم الصبغ: ۱/۳۰۳، ظفير)

سألت عائشةؓ عن المنى يصيب الثوب؟ فقالت: كنت أغسله من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم فيخرج إلى الصلوة، وأثر الغسل فى ثوبه بقع الماء. (بخارى، باب غسل المنى و فركه/مسلم، باب حكم المنى، انيس)

(۳) ولو صلّى علىٰ بساط وفى ناحية منه نجاسة إن لم تكن فى موضع قدميه ولا فى موضع سجوده لا تمنع أداء الصلاة سواء كان البساط كبيرًاأوصغيرًا بحيث لوحرك أحد طرفيه يتحرك الأخروكذا الثوب والحصير. (الفتاوىٰ الهندية: ۱/۶۲)

ناپاک لکڑی اور اینٹ، خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہے یا نہیں:

سوال: خشک لکڑی پر یا اینٹ خام یا پختہ پر اگر پیشاب گر کر سوکھ جاوے، تو وہ پاک رہی یا ناپاک، اور لکڑی خشک دروشدہ (جلی ہوئی) ہو یا قائم خواہ تر ہو، سب کا حکم ایک ہی ہے یا جدا جدا؟

الجواب

لکڑی یا خشت ناپاک، سوکھنے سے پاک نہیں ہوتی، مگر جو زمین میں کھبی (پیوست یا زمین میں گڑی ہوئی) ہو، وہ تبعاً زمین کے پاک ہوجاتی ہے۔(۱) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

بدست خاص، ص: ۳۰۔ (باقیات فتاویٰ رشیدیہ: ص۱۳۴)

نجس گارے سے تیار کردہ اینٹیں صرف خشک ہونے سے پاک ہوں گی یا نہیں:

سوال: جو اینٹیں نجس گارے سے تیار کی جائیں، کیا وہ صرف خشک ہونے سے بغیر آگ میں پختہ کئے ہوئے پاک ہوسکتی ہیں یا نہیں۔ حدیث شریف میں جو حکم "**زكاة الأرض يبسها**" وارد ہے، وہ زمین اور جوشئ زمین کے حکم میں ہے، فقہا اس کے لئے لکھ رہے ہیں۔ پس جو خام اینٹیں نجس گارے سے تیار ہوئی ہیں، اور کسی جگہ پر مفروش بھی نہیں ہوئیں، بلکہ موضوع علی الارض ہیں، ان کی پاکی یا ناپاکی سے مطلع فرمایا جائے؟

الجواب

جو خام اینٹیں نجس گارے سے تیار ہوں، یا ان کو نجاست لگ جاوے، تو ان کا حکم یہ ہے کہ اگر وہ زمین میں مفروش یعنی بچھی ہوئی ہوں(۲) تو خشک ہونے سے پاک ہوجاتی ہیں اور اگر ویسے ہی رکھی ہوئی ہوں کہ منقول ومحول ہوتی ہوں، تو وہ خشک ہونے سے پاک نہ ہوں گی۔

كما في الدر المختار: "(و)حكم(آجر)ونحوه كلبن(مفروش الخ كذلک)أی كأرض فيطهر بجفاف الخ(قوله: مفروش)أی على الأرض مثله البلاط،أما لو كانا موضوعين ينقلان ويحولان فإنهما لايطهران بالجفاف لأنهما ليسا بأرض". طحطاوی. (۳)

---

(۱) و(تطهر)أرض بيبسها وذهاب أثرها كلون لصلوٰة لا لتيمم وآجرمفروش وخص وشجروكلأ قائمين في أرض كذلک.الخ(وكذا كل ما كان ثابتًا فيها لأخذه حكمها باتصاله بها فالمنفصل يغسل لاغير،إلاحجرًا خشنًا كرحى فكأرض). (تنوير الابصار مع الدر المختار،باب الأنجاس،۱/۳۱۱،۳۱۲،انيس)

(۲) یعنی اس طرح کہ وہ زمین سے چپکی ہوئی ہوں۔ظفیر

(۳) حاشية الطحطاوی على الدر المختار شرح تنوير الابصار وجامع البحار،باب الأنجاس:۱/۱۵۸۔

ایسی رکھی ہوئی اینٹوں کے پاک ہونے کے لئے پکنا ضروری ہے۔(۱) فقط (فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۳۰)

پختہ اینٹ اگر ناپاک ہوجائے، تو اسے کس طرح پاک کیا جائے گا:

سوال: پختہ اینٹیں اگر ناپاک ہوجاویں، تو ان کے پاک کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

الجواب

پختہ اینٹوں کی طہارت کا طریقہ یہ ہے کہ ان کو خوب دھویا جائے۔

پس صورت مسئولہ میں اگر اینٹوں کو پاک کر کے کنواں تیار کیا گیا، تو اس کا پانی پاک ہے۔(۲) فقط

(فتاویٰ دار العلوم: ۱/۳۶۶)

×××

(۱) والطين النجس إذا جعل منه الكوز أو القدر أو غيرهما فطبخ يكون ذلك المعمول طاهرًا لاضمحلال النجاسة بالنار وزوالها وهذا إذا لم يكن أثر النجاسة ظاهرًا فيه بعد الطبخ. (غنية المستملى فصل فى الآسار: ص۱۸٦، ظفير)

(۲) (و) حكم (آجر) ونحوه كلبن (مفروش وخص) الخ (كذلك) أى كأرض فيطهر بجفاف الخ فالمنفصل يغسل لاغير. (الدر المختار علىٰ صدر رد المحتار، باب الأنجاس: ۱/۲۸۷، ظفير)